www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

نماردۂ عراق اور فراعنۂ مصر سپر طاقتیں تھیں

—— لیکن ——

بالآخر فتح تیشۂ براہیمی اور عصائے کلیمی کو نصیب ہوئی

اقتدار کا نشہ بڑا ظالم اور اس کا چسکا بڑا اندھا ہوتا ہے، یہ قائمیٔ ہوش و حواس وہ کمبخت یوں جیتے ہیں جیسے عقل و خرد کی ان کو ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سمجھانے کے باوجود بات ان کے خانے میں نہیں اترتی۔

ہزاروں جبابرہ کی داستانِ نامرادی سنتے ہیں اور بلیبوں کا برا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر عبرت نہیں پکڑتے۔ خود پہلے کیا تھے اور کیسی گزری؟ اب ان کو کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اور حالت یہ ہے کہ جب ہوش آتا ہے، ہوش جاتے رہتے ہیں ؎

بے ہوشی خوب تھی، فکر زمانے کی نہ تھی!
ہوش جاتے رہے جس دن سے ہمیں ہوش آیا

کچھ اسی قسم کا خمار نمارذۂ عراق اور فراعنۂ مصر کو بھی آیا تھا لیکن جب تک تیشۂ براہیمی کی گردش اور عصائے کلیمی کی ضربِ کاری حرکت میں نہ آئی، ہوش میں نہ آئے لیکن۔۔۔ جب آنکھ کھلی تو دنیا ہی بدلی ہوئی نظر آئی۔

ان ظالموں کی داستان میں بڑی عبرت پذیری ہے اگر موجودہ دنیا کے مغرور اور برخود غلط حکمراں اس سے سبق لینا چاہیں تو اس کی رحمت کا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔ اس وقت جو مشکل سب سے بڑی درپیش ہے، وہ یہ ہے کہ نمرود اور فرعون تو آپ کو اب بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ملیں گے لیکن آہ! دور دور تک آپ کو تیشۂ براہیمی اور ضربِ کلیمی کا نشان نہیں ملے گا۔ اس لیے مصائب کی نار گلزار ہو رہی ہے۔ نہ ہی نیل اپنی آغوش پھیلا کر خوش آمدید

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کھ رہا ہے۔ کفر بے آمیز تو اب بھی جھولی بھر کر دستیاب ہوتا ہے اور قدم قدم پر ہوتا ہے لیکن ایمان بے داغ کا بڑا قحط پڑ گیا ہے۔ فرق صرف طریق کار میں پیدا ہوا ہے، کفر کی کافری میں سرِ مو فرق نہیں پڑا۔ یہاں پر خلیل اللّٰہی کی داستانِ خلّت کی پوری تاریخ کا تذکار ممکن نہیں، اس سلسلہ کی چند ایک باتیں پیش خدمت ہیں۔ شاید عہدِ حاضر کے بت تراشں، بت فروش اور بت پرستوں کو اپنی لن ترانیوں کا جائزہ لینے کی توفیق حاصل ہو سکے۔

عراق کے نمرود اور پوری قوم، خدا سے جتنی دور تھی، اتنی ہی بتوں اور اپنے لیڈروں سے قریب تر تھی۔ اپنے ہاتھ سے بت تراش کر اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتی اور کچھ افراد کو اپنے اوپر خود مسلط کرتی اور پھر دم بخود ہو کر ان کی جی حضوری کو اپنے لیے سعادت تصور کرتی تھی، بالکل جیسے ہم ووٹ دے کر کسی کو مسلط کر لیتے ہیں، یہ بھی گھڑنا ہی ہے۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا (عنکبوت۔ ع ۲)

"تم تو بس خدا کے سوا بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹ موٹ گھڑتے ہو۔"

دوسرا بنیادی نقص ان میں یہ تھا کہ ان کا قرآن، ان کے آباء و اجداد کا تعامل تھا اور ان کے جمہور کی رسومات ان کی سنت تھیں۔

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ○ (پ ۱۹۔ سورہ شعراء ع ۵)

"وہ بولے یہ تو نہیں مگر ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔"

اور یہ جو کچھ ہو رہا تھا محض ایک دوسرے کی رد رعایت کی بنا پر ہو رہا تھا۔ ضمیر اور عقلی ہوش ایمان کا تقاضا نہیں تھا۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (پ ۲۰۔ سورہ عنکبوت ع ۳)

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جو خدا کے سوا بتوں کو مانتے ہو (تو) دنیوی زندگی کی باہمی دوستی و یاری کے لحاظ سے (مانتے ہو)"

ان حالات میں جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ٹوکنا شروع کیا تو باپ نے جو اس وقت حکومت میں بہت بڑے منصب پر فائز تھا از راہِ خوشامد حکومت کی طرف سے دفاع کرتے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہوئے کہا کہ:۔

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ (مریم۔ع ۳) "اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا۔"

بالآخر جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے ان کا معبد خانہ مسمار کر ڈالا تو سرکاری حکم ہوا کہ بہت بڑا آتشکدہ تیار کر کے ان کو اس میں ڈال دیا جائے۔

اِبْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝ (پ ۲۳۔ سورۃ الصّٰفّٰت ع ۳)

(لگے کہنے کہ) "ان کے لیے بھٹی بناؤ اور ان کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو۔"

جیسا کہ مشہور ہے کہ یہ نار گلزار ہوگئی، لیکن ان کا خود اپنا کیا حشر ہوا؟ مفسرین نے لکھا ہے کہ: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہجرت کے بعد ارباب اقتدار کے سارے خاندان پر عذاب الٰہی کا ایک غیر مختتم سلسلہ شروع ہوا، پہلے عیلامیوں نے "اُر" جیسے عظیم شہر کو تہ و بالا کیا، پھر نمرود کو ان کے بت "ننار" سمیت پکڑ کر لے گئے اور اُر کا پورا علاقہ عیلامیوں کی غلامی میں جینے پر مجبور ہو گیا۔ جس کی وجہ سے باشندوں کے نظریات بھی بدل گئے اور وہ سمجھے جن کو کبھی کچھ سمجھتے تھے وہ تو خود کو بھی نہ بچا سکے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب ظہور ہوا تو دنیا کی حکومت فرعون کے پاس تھی، سرمایہ قارون کی جیب اور روحانیت شعبدہ بازوں کی پٹاری میں۔ جب ان کو محسوس ہوا کہ کسی عہد آفریں پیشوا کا ظہور ہونے کو ہے تو حکم ہوا کہ غلام قوم (بنی اسرائیل) کی بچیاں ضیافت طبع کے لیے رہنے دی جائیں لیکن لڑکوں کو چلتا کیا جائے۔ مگر خدا کے سامنے حکمرانوں کی تدبیروں کی پیش نہیں جاتی۔ آنے والا آیا، پر حکم ہوا، پکڑو پکڑو! لیکن وہ مدین جا پہنچے۔ وحی نے حکم دیا کہ جناب! اب ادھر پلٹ جاؤ جدھر سے آئے تھے، ان کو جاکر سمجھاؤ، تشریف لے گئے، پر وہ اور اکڑے اور بولے۔ یہ مجرم لوگ ہیں، دھمکیاں دیتے ہوئے جیل خانہ کی بات کہی۔ جب اس سے کام نہ چلا تو احسان جتایا۔ یہ بات بھی کارگر نہ ہوئی تو الزام لگایا کہ دراصل یہ کرسی کے بھوکے ہیں، مذاق اڑایا۔ جب بات نہ بنی تو اعلان کیا کہ "تخریب کار" ہیں الغرض اتمام حجت کے بعد اپنی قوم کو لے کر چل پڑے۔ فرعون نے تعاقب کیا۔ پر اللہ تعالیٰ نے ان کو وہیں دھر لیا۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهُمْ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ○ (پ ۲۵ ۔الزخرف ع ۵)

"جب ان لوگوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان سب کو ڈبو دیا اور ان کو گیا گزرا کیا اور آنے والی نسلوں کے لیے (ان کو) ضرب المثل بنا دیا۔"

نمرودانِ عراق اور فراعنۂ مصر نے الگ الگ جو جو کرتوت کیے تھے وہ بدقسمتی سے دورِ حاضر میں ہر ملک کے اربابِ اقتدار اکیلے اکیلے کر رہے ہیں۔ بلکہ ان سے کہیں زیادہ ڈھٹائی اور شیخی کے ساتھ، اس لیے اب ایک دفعہ جو آجاتا ہے پھر مکرر اس کو باری نہیں ملتی۔ مگر افسوس! جو آتا ہے، اپنے پیشرو کے انجام سے کم ہی سبق لیتا ہے۔۔۔۔۔موجودہ دور کی طاقتیں کتنی بڑی سہی، بہرحال کروفر میں نمرود سے اور فرعون سے بڑھ کر نہیں ہیں بشرطیکہ وہ سمجھیں، نہ سمجھے تو ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو ان کے پیشرؤں کا ہوا ہے۔

اہل حدیث کے امتیازی مسائل

از تالیفات حضرت العلام حافظ عبد اللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حافظ صاحبؒ کی یہ تالیف ایک عرصے سے ناپید تھی اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسے دوبارہ زیورِ طباعت سے آراستہ اور نئی ترتیب سے عنوانات قائم کر دیے گئے ہیں جس سے مطالعہ کرنے والے کو آسانی ہو۔ نیز عربی عبارات پر اعراب لگا دیے گئے ہیں تاکہ اردو خواں حضرات مستفید ہو سکیں۔ اس رسالہ میں موصوف نے "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" کا جامع جواب دینے کے ساتھ ساتھ چند مزید مسائل پر محققانہ انداز میں بحث کی ہے۔ حضرت محدّث روپڑیؒ کی تالیفات کی طرح یہ بھی ایک مکمل و جامع تصنیف ہے۔ آغاز میں حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف نے محدّث روپڑیؒ کے مختصر سوانح دیے ہیں۔ قیمت ۵ روپے۔ ملنے کا پتہ:

(مولانا) محمد یوسف مہتمم دار الحدیث راجووال ضلع ساہیوال

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ